

عدالتِ عظمیٰ پاکستان
(اختیارِ سماعت اپیل)

موجود:

جناب جسٹس مشیر عالم، جج
جناب جسٹس دوست محمد خان، جج

فوجداری عرضداشت برائے حصول اجازت اپیل نمبر ۳۸۲/۲۰۱۶
زیر شق نمبر ۱۸۵ از یلی شق نمبر (۳) آئین پاکستان مجریہ سال ۱۹۷۳ء
(اپیل بخلاف فوجداری حکم نمبری ۲۰۱۶/پی۔۶۶۵ عدالتِ عالیہ پشاور، پشاور مورخہ ۲۰۱۶-۰۴-۱۱)

۱۔ امیراٹ ولد سبحان الدین
۲۔ شعیب ولد فروش سکند پشواؤ ضلع نوشہرہ
حال مقید مرکزی جیل، پشاور
(سائلان)

بنام

۱۔ سرکار بذریعہ ایڈووکیٹ جنرل، کے۔ پی۔ کے
۲۔ مسماں چھانو بیگم زوجہ علی محمد سکند گوہر خیل، خاں روزئی، ضلع جوشہرہ (جواب کنندگان)

منجانب سائلان: جناب اسد اللہ خان چمکنی، وکیل، عدالتِ عظمیٰ
تسلیم حسین، وکیل، عدالتِ عظمیٰ (غیر حاضر)

خصوصی وکیل سرکار: جناب زاہد یوسف قریشی، وکیل، عدالتِ عظمیٰ برائے
ایڈووکیٹ جنرل، خیبر پختونخواہ

تاریخ سماعت: ۲۶ مئی ۲۰۱۶ء

فیصلہ

جسٹس دوست محمد خان:

مختصر خلاصہ مقدمہ:

دفعہ ہذا کی روداد بشکل مراسلہ مورخہ ۲۰۱۵-۰۱-۰۷ مسماں چھانو عرف چھانہ بیگم زوجہ علی محمد محلہ قریشیان کی رپورٹ پر بموقعہ واردات یوں تحریر کی گئی کہ اس کا مقتول بیٹا وقاص فوجداری مقدمے میں مفروض تھا اور بروز وقوعہ اس کے پاس ملاقات کے لئے گئی۔ بوقت وقوع ۰۸:۳۰ بجے رات ایک سفید موٹر گاڑی میں سائلان بمعہ ملزم نواز نے آکر گاڑی سے اترتے ہی ان پر بارادہ قتل فائرنگ اسلحہ آتشیں سے کی جس سے لگ کر مقتول شدید مصروب ہو کر موقع پر جاں بحق ہوا جبکہ وہ خوش قسمتی سے بچ گئی۔ مستغیثہ نے مزید کہا کہ اس نے ملزمان کو ان کی گاڑی کی روشنی میں شناخت کیا ہے۔ وجہ عداوت سابقہ دشمنی بیان کی۔ ہم نے فاضل وکیل سائلان اور خصوصی وکیل سرکار کے دلائل سماعت کئے اور مثل مقدمہ کا جائزہ لیا۔

- ۲۔ مقدمے میں ناقابل تردید امر یہ ہے کہ وقوعہ رات کی تاریکی کا ہے۔ ایسی صورت میں کیا ملزمان کی شناخت جیسا کہ دعویداری کی گئی ہے، کر سکتا شک و شبہ سے بالاتر ہے یا یہ کہ اس سے شکوک و شبہات جنم لیتے ہیں؟
- ۳۔ مثل مقدمہ کے صفحہ ۲۵ پر پولیس افسر کے ہاتھ کا نقشہ مضروبی جو کہ مورخہ ۱۵-۱۱-۰۶ کو تیار کیا گیا ہے۔ نہایت اہمیت کا حامل ہے، جس کا متن حسب ذیل ہے:-

”تھانہ داؤد زئی ضلع پشاور

نقشہ مضور

بخدمت جناب ڈاکٹر صاحب کے۔ ایم۔ سی، پشاور

لاش مقتول وقاص احمد ولد میر علی سکھ محلہ گوہر خیل ماموں گئی تحصیل ضلع نوشہرہ جو کہ ملزم یا ملزمان نامعلوم نے اسلحہ آتش سے قتل کیا ہے جس کا نقشہ مرتب کر کے پوسٹ مارٹم رپورٹ کے۔ ایم۔ سی، پشاور بھجوا دیا جاتا ہے۔ پوسٹ مارٹم رائے ڈاکٹری سے منکور فرمائیں۔

مورخہ: ۲۰۱۵-۱۱-۰۶

- ۴۔ مندرجہ بالا نقشہ مضروبی بابت مقتول جو کہ تو اتر کے ساتھ پولیس ابتدائی رپورٹ کے بعد تیار کرتی ہے، یہ عندیہ ملتا ہے کہ اس نقشے کی تیاری کے وقت تک لاش مقتول کے ساتھ مستغیثہ یا کوئی دیگر گواہ موجود نہیں تھا چونکہ اس صورت میں نقشہ مضروبی میں نامعلوم ملزمان کی بجائے سائلان کے اسماء بمعہ رہائشی پتہ درج کئے جاتے۔ لہذا ابتدائی تفتیش سے پولیس کی بدینتی اور چال بازی کا تصور عیاں ہوتا ہے۔

۵۔ مزید یہ کہ مقتول کی لاش نقشہ موقع واردات کے مطابق نقطہ (ب) پر ظاہر کیا گیا ہے جبکہ مستغیثہ کو نقطہ (الف) پر ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ دونوں مقامات فصل گنا کے اندر واقع ہے اور چوں کہ یہ وقوع ۷ نومبر کا ہے لہذا اس قسم کی زرخیز زمین میں گنے کی فصل قد آدم کے برابر ہوتی ہے یہ امر ناقابل فہم لگتی ہے کہ شدید سردی کے موسم میں ملاقات کے لئے گنے کی اتنی اونچی فصل کی جگہ کا انتخاب کیوں اور کیسے کیا گیا ہے؟ نیز مثل مقدمہ سے یہ امر بھی ثابت نہیں ہوتا کہ جس گاڑی میں ملزمان موقع واردات پر آئے اور واردات کرنے کے بعد اسی گاڑی میں فرار ہو گئے اس کو آج تک نہ کہیں پایا گیا نہ قبضے میں لیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ مقتول کے نعش کا معائنہ دوسرے روز یعنی مورخہ ۰۸ نومبر کو بوقت ۰۸:۳۰ بجے صبح کیا گیا جس میں رپورٹ مرگ تیار کرنے والے ڈاکٹرز نے موقت کا وقت ۹ گھنٹے سے ۱۸ گھنٹے ظاہر کیا ہے۔ یہ اصول عدالتوں کے نظائر میں مسلمہ طور پر طے شدہ ہے کہ دو متضاد ممکنہ اوقات مرگ میں سے اس وقت کو ترجیح دی جائے گی جو ملزم/ملزمان کو فائدہ مند ہو۔ اس پس منظر میں اگر پرکھا جائے تو وقت وقوع دو یا ۳ بجے بعد از دوپہر کا واقع ہونا ظاہر کرتا ہے۔

۶۔ وکیل سرکار کی یہ دلیل کہ ان نکات کو ضمانت پر بحث کے دوران زیر مباحثہ لانا اور باریک بینی سے جائزہ نہیں لیا جاسکتا، عدالت ہذا کی نظر میں قابل قبول نہیں کیونکہ دوسرائے ان کی قید سے نجات کا سوال عدالت کی نظر میں زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ نیز یہ امر مسلمہ طور پر طے شدہ ہے کہ رہائی بر ضمانت کے وقت اگر کسی فوجداری مقدمے میں کوئی معقول شک پیدا ہوتا ہو تو اس کا فائدہ ملزم کو لازمی طور پر دینا چاہیے اور اسی پس منظر میں عدالت ہذا نے مختلف نظائر شائع شدہ اور غیر شائع شدہ ہیں یہ اصول طے کیا ہے کہ بحث پر ضمانت درخواست کے وقت عدالت مواد بر مثل کا سرسری اور وقتی جائزہ لینے کی حقدار ہے جبکہ ایسا کرتے ہوئے مواد بر مثل کا حتمی اور گہرا جائزہ لینے سے پرہیز کیا جائے۔ اس رائے زنی کے حق میں عدالت ہذا کا فیصلہ بمقدمہ ”منظور احمد بنام سرکار“، (پی۔ ایل۔ ڈی سپریم کورٹ ۱۹۷۲ء صفحہ نمبر ۸۱) اور ”امیر بنام سرکار“، (پی۔ ایل۔ ڈی سپریم کورٹ ۱۹۷۲ء صفحہ نمبر ۲۷۷) جبکہ سرسری جائزے کی مناسبت سے عدالت ہذا نے بمقدمہ ”خالد جاوید گیلان بنام سرکار“، (پی۔ ایل۔ ڈی سپریم کورٹ ۱۹۷۸ء صفحہ نمبر ۲۵۶) کے متعلق تفصیل سے اصول بیان کیا ہے۔ لہذا سرسری جائزہ مع مواد بر مثل متذکرہ بالا کی روشنی میں سائلان کا مقدمہ مزید تفتیش و تحقیق کا محتاج گردانا جاتا ہے اور اس لحاظ سے اس کا مقدمہ زیر دفعہ ۴۹۷ ذیلی دفعہ (۲) ضابطہ فوجداری کے تحت آتا ہے۔ لہذا سائلان ضمانت پر رہائی کے قطعی حقدار ہونے کا حق رکھتے ہیں۔

۷۔ بوجوہات بالا عرض داشت ہذا منظور کی جا کر اپیل میں تبدیل کیا جاتا ہے اور اس کی منظوری دی جا کر سائلان کو ضمانت پر رہائی دی جاتی ہے۔ تاہم مندرجہ بالا بحث و تحقیق بابت مواد بر مثل کو عدالت ابتدائی حتمی اور قطعی

نہ سمجھے اور نہ اس سے کسی طور پر متاثر ہو بلکہ مقدمے کا فیصلہ شہادت قلم بند کرنے کے بعد واقعات اور قانون کی بنیاد پر کیا جائے۔

۸۔ مندرجہ بالا وجوہات عدالت ہذا کے مختصر حکم آج مورخہ ۲۰۱۶-۰۵-۲۶ کی تائید میں تحریر کی گئی جو کہ ذیل میں دوہرایا جاتا ہے۔

"For the reasons to be recordedm, the petitioners are granted bail in case FIR No.875 dated 7.11.2015, PS Dawoodzai, Peshawar, subject to furnishing sureties in the sum of Rs.2,00,000/- each and P.R. Bonds in the like amount with two sureties each to the satisfaction of the trial Court.

Petition is converted into appeal and allowed."

۹۔ فوجداری متفرق درخواست نمبری ۲۰۱۶/۷۷۷ برائے اجازت شامل کرنے مزید دستاویزات منظور کی جا کر فیصلہ کیا جاتا ہے۔

۱۰۔ فیصلہ عدالت میں پڑھ کر سنایا گیا۔

جج

جج

(اشاعت کے لئے منظور)

اسلام آباد، ۲۶ مئی ۲۰۱۶ء

﴿ملک وسیم﴾